سید اکرام الحق جاوید

اب ہماری باری ہے

توہین آمیز خاکوں کے خلاف پوری مسلم دنیا کی طرح پاکستان میں بھی احتجاجی جلسے جلوس اور ریلیاں منعقد ہوئیں لیکن ہر مسلمان یہ بھی سوچ رہا ہے کہ ان خاکوں میں کیا دکھایا گیا ہے۔ یہ 30 ستمبر 2005ء کی بات ہے۔ یعنی احتجاجی ریلیوں کے نکلنے سے چار ماہ پہلے کی بات۔ ڈنمارک کے ایک اخبار ''یولانڈ پوسٹن'' نے پہلے پہل ایک خاکے میں نبی اکرم ﷺ کو تلوار لہراتے ہوئے دکھایا اور آپ ﷺ کے ساتھ چند برقعہ پوش خواتین کو ظاہر کیا گیا۔ دوسرے خاکے میں آپ کی چادر (صافے) کو بم کی شکل میں دکھایا گیا جب کہ ایک اور خاکے میں آپؐ طالب علم کے طور پر دکھائے گئے۔ یورپ کے بعض اخبارات نے ان خاکوں کو (ری پرنٹ) دوبارہ شائع کر کے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ یہ محض اتفاق نہ تھا کہ کسی کارٹونسٹ نے اچانک یہ خاکہ بنا دیا ہو بلکہ اخبار نے باقاعدہ اشتہار دے کر چالیس کے قریب بڑے کارٹونسٹوں سے یہ خاکے بنوائے اور ان میں سے بارہ خاکے منتخب ہوئے جو یکے بعد دیگرے شائع کر دیئے گئے اور ہر خاکے میں رسول اللہ ﷺ کی توہین کی گئی۔ حقائق یہ بھی ہیں کہ ڈنمارک کے اخبار کے ساتھ یکجہتی کیلئے یورپ کے کئی اخبارات بھی اس دوڑ میں کود پڑے۔

10 جنوری 2006ء کو ناروے کے عیسائی اخبار ''میگزینسٹ'' نے اور یکم فروری 2006ء کو آئس لینڈ کے ایک جریدے نے بارہ میں سے چھ خاکوں کو شائع کیا۔ بعد ازاں فرانس، جرمنی، ہالینڈ، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، ہنگری، ہسپانیہ اور چیک ری پبلک کے اخبارات بھی ہمنوا بن گئے۔ مذکورہ خاکوں کے ساتھ فرانس کے ایک اخبار ''فرانسوا سوانخ'' نے حضور محمد ﷺ کے علاوہ حضرت عیسیٰؑ، موسیٰؑ اور گوتم بدھ کا بھی خاکہ شائع کر دیا اور اس کے ساتھ یہ کیپشن لگایا، ہمیں خدا کا خاکہ بنانے کا بھی حق ہے۔ یورپی اخبارات کے بعد اسرائیلی اور امریکی اخبارات نے بھی یہی جرم کیا۔ مسلمان احتجاج کرتے رہے اور اخبارات بدستور پوری شد و مد کے ساتھ یہ خاکے شائع کرتے رہے۔ گویا وہ زبان دیگر یہ کہہ رہے تھے کہ ''جو کرنا ہے کرلو'' اسلام اور مسلمان کی تضحیک کے گھناؤنے جرم پر امریکی صدر بش، برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئرڈ اور فرانس کے صدر ژاک شیراک نے ڈنمارک کے وزیر اعظم کو باقاعدہ فون کر کے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور ریکارڈ درست رکھنے کیلئے ایک آدھ بار ان خاکوں کی مذمت بھی کر دی ہو تو کیا؟؟؟

وطن عزیز میں زلزلے کے موقع پر جس طرح ملی یکجہتی کا اظہار دیکھنے کو ملا کچھ ایسے ہی واقعات توہین رسالت

کے خلاف ریلیوں، جلسوں اور جلوسوں میں بھی دیکھنے کو ملے۔ بلکہ سندھ، سرحد اور پنجاب و بلوچستان کے وزراءاعلیٰ نے ایسے جلوسوں کی قیادت بھی کی۔ ہر ایک نے ''حصہ بقدر جثہ'' اپنا اپنا حق ادا کیا۔ ٹریڈ تنظیموں، سیاسی جماعتوں، طلبہ، صحافی یونینوں غرضیکہ جس جس کو دیکھو اس نے یہ جانے بغیر کہ بینر کس کے ہیں، قیادت کون کر رہا ہے۔ کریڈٹ کس کو جائے گا، نعرے کون لگواتا ہے، تقریریں کون کرتا ہے، ان میں شرکت کر کے اپنے فرشتوں کو اپنا حساب چکا دیا۔

پاکستان میں دو تین مہینے خوب لگے۔ نہ کسی کو حکومت سے اجازت مانگنے کی ضرورت نہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ زیادہ بنا... سوائے ایک آدھ واقعہ کے، کوئی کسی کو روکتا نہیں تھا۔ روک کر کیا وہ منہ کالا کروالے، کون گستاخ رسول ﷺ بننا چاہے گا؟؟؟ اپنے لئے تو سلمان رشدی کا نام کیسے پسند آئے گا۔ چنانچہ اہالیان وطن نے ڈنمارک کے کارٹونوں پر خوب گستاخی رسول ﷺ کا لیبل چسپاں کر کے غصہ نکالا بات بھی سچ ہے۔ کون اپنے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت کرے جو ہر مسلمان کے نزدیک اس کی اپنی جان، مال و اولاد، والدین دنیا کی ہر قیمتی متاع سے عزیز ہیں اور اس وقت تک کسی مسلمان کا ایمان ہی مکمل نہیں رہتا۔ جب تک وہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت نہ کرے سوچنے کی بات یہ کہ جو جرم ان غیر مسلموں، یہودیوں اور عیسائیوں نے کیا اس سے ملتے جلتے دیگر جرائم کے خلاف بھی ہم صف آرا ہوتے ہیں یا انہیں ''اپنا سمجھ کر چھوڑتے ہیں''۔ رسول معظم ﷺ کی شان میں گستاخی امریکی یا پاکستانی، چھوٹا کرے یا بڑا، امیر کرے یا غریب، مرد کرے یا عورت وہ تو زندہ چھوڑنے کے قابل ہے ہی نہیں۔

یہ بات مان لینے میں کیا حرج ہے کہ ہم احتجاج کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکے۔ ڈنمارک کی کتنی اشیاء ہیں جو ہم عام زندگی میں استعمال کرتے ہیں، سوائے میڈیسن یا خشک دودھ کے، اسلامی ممالک میں ان کی سپلائی کتنی ہے؟؟ اگر بفرض محال ان کی چند اسلامی ممالک کیلئے برآمدات کم بھی ہو جائیں گی تو وہ اپنے کان پکڑ لیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ جزوی معاشی بائیکاٹ بھی وہ رنگ نہیں لائے گا جو درکار ہے۔ کیا میں اور آپ یہ سمجھ لیں کہ ہمارے وہ پاکستانی جو ڈنمارک، فرانس اور ناروے کی امپورٹ اشیاء فروخت کرتے ہیں غیرت ملی کے باعث انہیں ضائع کر دیں گے، موڑ دیں گے یا فروخت کرنا بند کر دیں گے ایسا بھی نہیں ہو گا۔ جو لوگ آمدنی کے حصول کیلئے سود لیتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کھلی جنگ ہے وہ اس قسم کی غیرت والا تجارتی خسارہ کھا لیں گے، ہرگز نہیں۔ یہ تو مرے ہوئے بندے کو کفن ڈالنے کی بجائے اس کی گھڑی اتار لیتے ہیں۔ اس سے ایسی توقع رکھنا بیوقوفوں کی جنت میں بسنا ہے۔

اسلام اور ملک میں حرام ہونے کے باوجود عیسائیوں کے پرمٹوں پر شراب پینے اور بیچنے والوں سے توقع رکھی جائے کہ وہ ایسے مال کا بائیکاٹ کریں گے لایعنی، بے معنی اور عبث ہے۔ ابھی چند دن گزر لینے دیں آپ بھی

یہیں اور میں بھی ان شاء اللہ یہیں۔ یہ سارا مال بکے گا۔ امپورٹ اسی طرح ہوگی۔ سب جانتے ہیں کہ یہ جلسے، جلوس ، ریلیاں اور احتجاج عارضی ہیں ماضی کی طرح۔ لوگ بھول جاتے ہیں، لوگ بھول جائیں گے۔ ابھی تو ہوا چلی ہوئی ہے کہ علماء نے، مدرسوں نے اور ایم ایم اے نے سیرت النبی ﷺ کانفرنسوں کے نام بدل ڈالے ہیں۔ ہر طرف ''حرمت رسول کانفرنس'' نے سارے ناموں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ نہ کہیں امام الانبیاء کانفرنس کا نام شائع ہو رہا ہے نہ مختار کل کانفرنس کا نام۔ ابھی یہ ایک سال تک نام چلے گا اور پھر ربڑ ڈھیلی ہو کر اپنے مقام پر آجائے گی۔

اپنے ہی وطن کو لے لیجئے۔ ابھی ربیع الاول کا ہفتہ شروع ہو رہا ہے۔ پورے ملک میں چراغاں ہوگا، قمقمے جل اٹھیں گے۔ آرائشی محرابیں بنیں گی۔ سبیلیں لگیں گی، سٹیج سجیں گے، علماء سج دھج کر باہر نکلیں گے۔ درود و سلام کی محفلیں برپا ہوں گی اور خوب رسول اللہ ﷺ کے نام پر رسول اللہؐ کے فرمان کی توہین کی جائے گی۔ موسیقی کے دھنوں پر ڈھول کی تھاپ پر، گھوڑوں کے رقص پر، جیالوں کے ڈانس پر رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کا جشن منایا جائے گا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا کہ میں میری بعثت کا مقصد آلات موسیقی کو توڑنا ہے۔ لیکن انہی آلات موسیقی پر رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کو، مغرب کو اور مشرق کو یہ باور کرایا جارہا ہے کہ آؤ! ہمیں روک کر دکھاؤ کہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی بات کا مذاق اڑاتے ہیں، ہم بھی ان کی بات نہیں مانتے۔

اس بات کی بڑی شہادت عید گاہ والے پیر نقیب الرحمٰن ہیں یا پنڈی کے سابق ضلعی ناظم طارق کیانی ہیں کہ جنہوں نے دو سال قبل یہ تنبیہ کی تھی کہ رسول اللہ کی ولادت کے موقع پر نکالے جانے والے جلوسوں میں کسی کو موسیقی بجانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ چنانچہ لوگ مجبور ہو گئے ورنہ وہ کہاں رکتے تھے۔ اب ضلعی ناظم تو بدل گئے اور اس بار پیر صاحب نے شاید پھر وارننگ نہیں دی اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس بار موسیقی، رقص اور فلمی دھنوں پر نعتیں گائی جائیں۔ علاوہ ازیں ہمارے ہاں بعض مسالک کے درمیان اختلاف ''کفر'' کی حدوں کو پھلانگ جاتا ہے۔ اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا زریں کردار اٹھا کر باہر رکھ دیا جاتا ہے۔ کیا شک ہے کہ ''بعد از خدا توئی قصہ مختصر'' کے مصداق اللہ تعالیٰ کے بعد صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات ہی سب سے زیادہ طاعت کے لائق ہے اور پاکستان کی آبادی کا ایک غالب حصہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو لازم نہیں سمجھتا۔ ان لوگوں کو خاکوں کے خلاف احتجاج میں حصہ لے کر اپنا غم و غصہ دکھانے کا کیا حق ہے۔ جو اپنے عقیدے میں حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی اطاعت لازم نہیں سمجھتے۔ جو ﴿اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول﴾ کے معانی سے نا آشنا ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بلا سوچے سمجھے مان لینے کی بجائے انہی کے کسی امتی کی بات کو جو وحی نہیں ہے، وحی کی طرح مان لیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ گستاخی کے مرتکب نہیں ہوتے ؟؟؟ گستاخی چاہے کلمہ گو کرے یا کافر

گستاخی، گستاخی ہی ہوتی ہے ۔ بے ادبی اور بے حرمتی رسول اللہ ﷺ کے جرم میں ایک ڈنمارک ایڈیٹر کو پھانسی پر چڑھانے کا مطالبہ کیا جارہا ہے تو ادھر بھی ایک نظر ڈالیں کہ یہاں نبی اکرم ﷺ کی بات نہ مان کر بلکہ سنت اور حدیث پر عمل نہ کر کے کیا یہ گستاخانہ عمل نہیں ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ اپنے معاشرے، اپنے ملک اور اپنے مسلکوں کی مثالیں دے کر اس گستاخ رسول کے حق میں نرم گوشہ پیدا کیا جائے۔ اسے تو بہر حال سزا ملنی چاہیے۔ مگر اس کو سزا دے گا کون؟؟؟

ان خاکوں کی اشاعت کے خلاف جو جو احتجاج ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ اب مسئلہ عوام کا نہیں ہے خواص کا ہے یعنی حکومتوں کا۔ مسلمان بادشاہتوں اور مسلمان جمہوریتوں کا لیکن انہیں تو شاید یہ احتجاج بھول بھی چکا ہو۔ اپنے او آئی سی (OH-I-SEE) والی تنظیم بن چکی ہے۔ ان سے کچھ بھی توقع فضول ہے۔ سعودی عرب اور کویت نے جو کرنا تھا وہ سبھوں کی طرف سے "کافی" سمجھا جانے لگا ہے۔ او آئی سی کے ہوتے ہوئے اور کچھ ہو جائے یہ خواب ہے۔ گستاخ رسول اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ایسے واقعات پھر بھی ہوتے رہیں گے۔ مغرب نے جان لیا کہ مشرق میں جان نہیں ہے۔ ہم آئندہ بھی ایسے موقعوں پر احتجاج ہی کر لیا کریں گے۔ افسوس ہم نہ کسی کا ہاتھ روک سکتے ہیں نہ توڑ سکتے ہیں۔ ہم تو ادھر کو ہاتھ نہیں بڑھا سکتے ۔ اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے ۔ ہمارا ان پر نہ کوئی دباؤ ہے نہ رعب ۔ صرف "لا الہ الا اللہ" کے کلمے کی پٹیاں سروں پر باندھ لینے سے کون خوف زدہ ہوگا۔ اب نہ کہیں عالم ہے نہ اسلام ہے، نہ طاقت ہے نہ جرأت، تأسف تو یہ ہے کہ مسلمان حکمران بھی الٹا مسلمان عوام کا منہ دیکھ رہے ہیں اور شاید ہم دیکھتے ہی رہیں۔ لیکن مسلمان حکمرانو! اللہ بھی سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ توہین آمیز خاکوں نے حکمرانوں کے کردار میں بزدلی کا عنصر نمایاں کر کے انہیں اپنے رب کے حضور مزید گنہگار کر دیا ہے۔ اب بہتر ہے کہ ہم ان بادشاہوں سے کوئی توقع رکھنے کی بجائے دنیا کے حقیقی شہنشاہ سے توقع لگا لیں کہ اے اللہ! اب تو ہی ہے کہ جو اس ہاتھ کو روکے اور تو ہی ہے جو اپنے دین کو رسوا ہونے سے بچالے اور تو ہی ہے کہ اپنے نبی کی حرمت کا تحفظ کرے ورنہ ہم تو کچھ نہیں کر سکتے ۔ اور ایسے ہی حکمران مسلط کر کے اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے گناہوں کی سزا دیتا ہے اور ہمیں مزید سزاؤں کو بھگتنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ (وما علینا الا البلاغ)

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن العیدان۔ حفظہ اللہ۔ کی جامعہ میں تشریف آوری

ریاض (سعودی عرب) کی مشہور دینی و سماجی شخصیت فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن العیدان مورخہ 16 فروری بروز جمعرات جامعہ علوم اثریہ جہلم تشریف لائے ۔ ان کے ہمراہ مولانا محمد حسین مدنی صاحب بھی تھے۔

رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر اور مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق نے ان کا پر جوش استقبال کیا۔ بعد ازیں شیخ صاحب نے جامعہ کی لائبریری، کلاس رومز، ہاسٹل اور ڈسپنسری کا معائنہ کیا اور جامع مسجد سلطان اہل حدیث جہلم میں